جمال الدین الاسنوی

اور ان کی طبقات الشافعیہ

ڈاکٹر حافظ عبد العلیم خاں ایم۔اے پی۔ایچ۔ڈی (علیگ) لکچرر شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

طَبَقَاتُ الشَّافِعِیَّۃ کے مَخطُوطَات: مختلف فہارس مخطوطات کے مطالعہ کے بعد میرے علم کے مطابق، اس وقت دنیا کے کتب خانوں میں اس کتاب کے پندرہ نسخے موجود ہیں جن اتفاق سے خود مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ بھی قاہرہ میں محفوظ ہے جس کی تفصیل آئندہ آرہی ہے۔ اس کے علاوہ مزید چودہ مخطوطات کا اور پتہ چلا ہے جن میں ایک مخطوطہ مصنف کے حینِ حیات کا نوشتہ اور دوسرا مصنف کے انتقال کے ایک سال بعد کا لکھا ہوا ہے۔ چار مخطوطات مصنف کی وفات کے سو سال کے اندر اندر کے لکھے ہوئے ہیں۔ موجودہ سبھی مخطوطات کا تعارف ذیل میں کرایا جارہا ہے۔

۱۔ سب سے اہم مخطوطہ جو بخط مصنف ہے مکتبہ احمد الثالث (۲۸۴۰) میں محفوظ ہے۔ اسکو مصنف نے تصنیف کتاب سے فارغ ہونے کے بعد ۷۶۹ھ میں لکھا تھا۔ یہ مخطوطہ بڑی تقطیع پر (۱۸۲) اوراق پر مشتمل ہے اور اس کی مائکرو فلم (۱۰۲) معہد المخطوطاتِ العربیۃ قاہرہ میں موجود ہے [1]

۲۔ اس کا دوسرا مخطوطہ جو بحیات مصنف تقریباً ۷۷۱ھ میں لکھا گیا ہے اور مصنف کے سامنے پڑھا گیا اور مصنف کے اصل نسخے سے اس کا مقابلہ کیا گیا ہے، مکتبہ کوپریلی (ترکیہ) میں محفوظ ہے اس میں ۱۶۹ اوراق ہیں

---

[1] لطفی البدیع: فہرس المخطوطات المصورۃ ۲/ ۱۴۰

اور اس کی مائکروفلم (۷۴۹) معہد المخطوطات العربیۃ قاہرہ میں محفوظ ہے [1]

۳- اس کا تیسرا مخطوطہ برٹش میوزیم لندن میں محفوظ ہے [2] یہ مخطوطہ ۲۸ شوال سنہ ۹۷۱ھ کا نوشتہ ہے۔ اور اس کے کاتب کا نام علی بن الحاج عمر بن عبداللہ الامام بجامع الخطبۃ بمسوہ (کذا) ہے۔ اس میں ۱۷۷ اوراق ہیں اور ہر صفحہ میں ۲۵ سطریں۔ عمدہ جلی خط نسخ میں لکھا گیا ہے کہیں کہیں پر اعراب بھی لگائے گئے ہیں۔ مختلف صفحات پر بکثرت حواشی لکھے گئے ہیں اور کہیں کہیں پر درمیان اوراق میں علیحدہ کاغذ پر مزید اندراجات کر کے چسپاں کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کتاب کے شروع اور آخر میں پانچ پانچ اوراق علیحدہ سے لکھ کر لگائے گئے ہیں۔

۴- اس کا چوتھا نسخہ جو مصنف کی وفات کے بیس سال بعد لکھا گیا ہے دار الکتب الظاہریۃ میں محفوظ ہے [3] یہ نسخہ جلی حروف میں لکھا گیا ہے اور نقطوں سے عاری ہے۔ اعلام وغیرہ سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ یہ مخطوطہ ۱۹۱ اوراق پر مشتمل ہے۔ اس کو محمد بن محمد بن علی بن ابی البرکات الشافعی السیوطی نے سنہ ۹۶۵ھ میں اپنے لیے کسی نسخے سے نقل کیا تھا۔

۵- طبقات کا پانچواں نسخہ کتب خانہ تیموریہ (تاریخ ۴۸۱) میں محفوظ ہے۔ یہ سنہ ۹۸۰ھ کا نوشتہ ہے۔ اس میں ۱۸۰ اوراق ہیں۔ اس کی مائکروفلم معہد المخطوطات العربیۃ میں محفوظ ہے [4]

۶- اس کا چھٹا مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری میں محفوظ ہے [5] اس میں ۱۵۵ اوراق ہیں

---

[1] لطفی البدیع: فہرس المخطوطات المصورة ۲/۱۶۰

[2] نمبر 643 — REIU: SUPPL. CAT. BRITISH MUSEUM LONDON P 431-32

[3] تاریخ (۵۶) وقف اسعد پاشا۔ فہرس دار الکتب الظاہریۃ ۲/۲۵۵

[4] لطفی البدیع: فہرس مخطوطات المصورة ۲/۱۶۰

[5] ۶۰۹ فہرست انڈیا آفس لائبریری (بزبان انگریزی) ۲۰۳

اور ہر صفحہ میں ۲۰ سطریں ہیں۔ اس کی نقل محمد بن محمد بن ابی الخیر محمد بن فہد الہاشمی العلوی المکی الازہری نے ۹۴۸ھ میں تیار کی تھی۔ پورا نسخہ سیاہ روشنائی سے لکھا گیا ہے لیکن اعلام کے لیے سرخ روشنائی استعمال کی گئی ہے کہیں کہیں پر اعراب بھی لگائے گئے ہیں۔

۷۔ اس کا ساتواں نسخہ مکتبہ عباسیۃ (البصرۃ) میں محفوظ ہے۔ یہ نسخہ ۸۶۴ھ کا مکتوبہ ہے۔[۱]

۸۔ طبقات کا آٹھواں مخطوطہ مکتبہ احمد طلعت (تاریخ ۲۰۶۳) میں محفوظ ہے۔ اس کا خط قدیم ہے۔ اور مصنف کے اصل نسخے سے اس کا تقابل کیا گیا ہے۔ جا بجا مصنف نے اپنے قلم سے اضافے اور اصلاحات کی ہیں۔ اس میں ۱۳۳ ، اوراق ہیں اور ہر صفحہ میں ۳۱ سطریں ہیں۔[۲]

۹۔ طبقات کا کچھ حصہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کلکتہ کے ایک مجموعہ میں شامل ہے۔ اس مجموعہ میں مختلف کتابوں سے مختلف لوگوں کے حالات جمع کیے گئے ہیں۔ اس مجموعہ میں سب سے پہلے اسنوی کی اسی طبقات الشافعیۃ سے امام شافعی اور ان کے کچھ اصحاب کے حالات نقل کیے گئے ہیں۔[۳]

۱۰۔ اس کا دسواں مخطوطہ چیسٹر بیٹی لائبریری ڈبلن میں محفوظ ہے۔ اس ۲۱۲ اوراق ہیں۔ صاف نسخ میں لکھا گیا ہے لیکن سنہ کتابت اور کاتب کا نام درج نہیں ہے۔[۴]

---

[۱] المنجد صلاح الدین: مجلۃ معہد المخطوطات العربیۃ (مئی ۱۹۵۵ء) ۱/۱۶۵

[۲] المنجد: مجلۃ معہد المخطوطات العربیۃ ۲/۲۰۰

[۳] نمبر 1347 CAT. OF AR. MSS. IN THE COLLECTION OF ROYAL ASIATIC SOCIETY OF BENGAL CALCUTTA (1951) P. 102

[۴] نمبر ۳۸۱۵ فہرست کتب خانہ چیسٹر بیٹی ڈبلن (بزبان انگریزی) ۲/۴۷

۱۱۔ اس کا گیارہواں نسخہ مدرسہ احمدیہ حلب میں محفوظ ہے[۱] اس مخطوطہ کے بارے میں تفصیلی معلومات نہیں مل سکیں۔

۱۲۔ اس کا بارہواں مخطوطہ مکتبہ السیاف الجزار حلب ہی میں محفوظ ہے۔ اس کے بھی سالِ کتابت کے بارے میں نہیں معلوم[۲]

۱۳۔ اس کا تیرہواں نسخہ بغداد میں محفوظ ہے۔ یہ مخطوطہ ابراہیم بن الملّا احمد العباسی الشافعی کی ملکیت میں ۹۸۰ھ میں آیا لیکن یہ کس زمانے میں لکھا گیا اس کے بارے میں کوئی معلومات نہیں مل سکیں[۳]

۱۴۔ میں نے اس کا ایک مخطوطہ ناصریہ لائبریری لکھنؤ میں ۱۹۶۱ء میں دیکھا تھا یہ مخطوطہ چھوٹی تقطیع کی دو جلدوں میں مجلّد ہے سنہ کتابت غالباً درج نہیں ہے۔ بہت صاف عمدہ خط نسخ میں لکھا گیا ہے۔

۱۵۔ اس کا پندرہواں مخطوطہ مکتبہ خدا بخش پٹنہ میں محفوظ ہے[۴] یہ نسخہ ۲۵۳ اوراق پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں بیس سطریں ہیں۔ روشن جلی خط نسخ میں لکھا گیا ہے۔ اسماء اعلام کتابوں کے نام وغیرہ سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ یہ مخطوطہ خوب صورت چرمی جلد میں مجلّد ہے۔ یہ نسخہ اگرچہ قدیم نہیں ہے لیکن اغلاط سے بڑی حد تک پاک ہے۔ املاء کی غلطیاں ہیں لیکن کم۔ یہ مخطوطہ اس لحاظ سے اہم ہے کہ یہ اس مخطوطہ سے نقل کیا گیا ہے جو مصنف کے زمانۂ حیات میں لکھا گیا تھا اور مصنف کے ذاتی نسخے سے اس کا مقابلہ کیا گیا تھا۔ موجودہ نسخہ کی کتابت علی بن السید محمد بن علی بن عبداللہ الرفاعی نے

---

[۱] المنجد: مجلۃ معہد المخطوطات العربیۃ (مئی ۱۹۵۵ء) قاہرۃ ۱/۳۲

[۲] المنجد: مجلۃ المعہد المخطوطات العربیۃ (مئی ۱۹۵۶ء) ۲/۲۵۳

[۳] اسعد طلس: الکشاف عن خزائن کتب الاوقاف ص ۲۲۸

[۴] نمبر ۷۳۹۔ فہرست مکتبہ خدا بخش پٹنہ (بزبان انگریزی) ۱۲/۱۰۸

۷۱۳ھ میں کی ہے۔

مندرجہ بالا کتب کے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں اسنوی کی طرف منسوب کی جاتی ہیں لیکن ان کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کس موضوع سے متعلق ہیں اس لیے یہاں ان کے نام لکھے جاتے ہیں۔

(۲۴) النصیحۃ الجامعۃ والحجۃ القاطعۃ[1] بروکلمان نے اس کے ایک نسخے کے بارے میں اطلاع دی ہے۔

(۲۵) نزہۃ النواظر فی ریاض النظائر[2]

(۲۶) کتاب البحر المحیط:[3] ابن قاضی شہبہ نے لکھا ہے کہ اسنوی نے اس کی صرف ایک جلد مکمل کی تھی۔

(۲۷) الریاسۃ الناصریۃ فی الرد علی من یعظم من اھل الذمۃ واستخدامھم علی المسلمین: بروکلمان نے اس کے ایک نسخے کے بارے میں اطلاع دی ہے اور وہ تیونس میں ہے۔

چونکہ طبقات الشافعیۃ اب تک طبع نہیں ہوئی ہے اس کے اختصار جامعیت اور حسن ترتیب کے پیش نظر اس میں جن لوگوں کے حالات بیان کیے گئے ہیں ان کی مفصل فہرست دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں بہت سے غیر مشہور و معروف اشخاص کے بھی مختصر حالات مل جاتے ہیں، اس لیے اس فہرست سے ان کے بارے میں بھی معلومات مل جائیں گی۔ اس فہرست میں اشخاص کی تاریخ

---

[1] ایضاح المکنون ۲/۶۵۳ - ہدیۃ العارفین ۱/۵۶۱ بروکلمان ۲/۹۰

[2] کشف الظنون ۲/۱۹۵۰

[3] ابن قاضی شہبہ: طبقات ۱۴۶

[4] کشف الظنون ۲/۱۹۵۷ حسن المحاضرۃ ۱/۲۰۱ بروکلمان ذیل ۲/۱۰۷

ولادت ووفات اور پورا شجرۂ نسب جیسا کہ اسنوی نے بیان کیا ہے، درج کیا گیا ہے۔ جو ترتیب کتاب میں بالکل اسی کے مطابق یہ فہرست تیار کی گئی ہے۔ ہر شخص کا شجرۂ نسب اور سنہ وفات لکھنے کے بعد طبقات الشافعیۃ کے مکتبہ خدابخش پٹنہ کے مخطوطہ کا صفحہ درج کیا گیا ہے۔

حواشی میں اماکن کے بارے میں تحقیقی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اور خاص طور پر اسنوی نے جن مقامات کے بارے میں طبقات میں معلومات درج کی ہیں ان کو بعینہٖ نقل کر دیا گیا ہے۔ اسماء اماکن کے علاوہ جن اعلام کو اسنوی نے جس طرح ضبط کیا ہے اس کو بھی بعینہٖ حاشیہ میں درج کیا گیا ہے امید کہ یہ فہرست قارئین کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

فصل فی ترجمۃ الامام الشافعی رضی اللہ عنہ

۱) محمد بن ادریس بن العباس بن شافع بن السائب بن عُبید بن عبد یزید بن ہاشم بن عبد مناف، ابوعبداللہ، الشافعی (۱۵۰ - ۲۰۴ھ) ص ۷

فصل فی ترجمۃ اصحابہ المعاصرین لہ الآخذین عنہ

۲۔ المصری، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوسعید (م ۱۹۸ھ) ص۹

۳۔ المصری، النحوی، عبدالحمید بن الولید بن المغیرۃ، ابوزید، المعروف بکَبید (م ۲۱۱ھ) ص۱۰

۴۔ الحُمَیدی، عبداللہ بن الزبیر بن عیسیٰ، ابوبکر، القرشی، الاسدی، الزبیری المکی (م ۲۱۹ھ) ص۱۰

۵۔ البُوَیطی[۱]، یوسف بن یحییٰ، ابویعقوب، القُرشی (م ۲۳۲ھ) ص۱۰

۶۔ محمد بن الامام الشافعی، ابوعثمان (م ۲۳۱ھ) ص۱۱

۷۔ المصری، الخزاعی، عبدالعزیز بن عمران بن ایوب بن مِقلاص، ابوعلی (م ۲۳۴ھ) ص۱۱

لہ بُوَیط (بالضم ثم الفتح) کی طرف منسوب ہے۔ بُویط بوصیر کے قریب، مصر میں ایک گاؤں کا نام ہے۔ دیکھئے یاقوت: معجم البلدان ۱/ ۵۱۳

۸۔ القفال، الحارث بن سریج ابوعمرو، البغدادی، الخوارزمی (م ۲۳۶ھ) ص۱۲

۹۔ البغدادی، الکلبی، ابراہیم بن خالد، ابوثور (م ۲۴۰ھ) ص۱۲

۱۰۔ المحاسبی، الحارث بن اسد، ابوعبداللہ (م ۲۴۳ھ) ص۱۳

۱۱۔ التجیبی[۱] المصری، حرملۃ بن یحیی بن عبداللہ بن حرملۃ (۱۶۶-۲۴۳ھ) ص۱۳

۱۲۔ الکرابیسی، البغدادی، الحسین بن علی بن یزید، ابوعلی (م ۲۴۵ھ) ص ۱۳

۱۳۔ الجیزی[۲]، الربیع بن سلیمان بن داؤد، ابومحمد، الازدی، المصری (م ۲۵۶ھ) ص ۱۴

۱۴۔ الزعفرانی[۳]، الحسن بن محمد، ابوعلی (م ۲۶۰ھ) ص ۱۴

۱۵۔ الصیرفی، یونس بن عبدالاعلی، ابوموسی المصری (۱۷۰-۲۶۴ھ) ص ۱۵

۱۶۔ المزنی، اسماعیل بن یحیی، ابوابراہیم المصری (۱۷۵-۲۶۴ھ) ص ۱۵

۱۷۔ المصری، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، ابوعبداللہ (۱۸۲-۲۶۸ھ) ص ۱۵

۱۸۔ المکی، موسی بن ابی الجارود، ابوالولید۔ ص ۱۶

۱۹۔ المرادی، الربیع بن سلیمان بن عبدالجبار، ابومحمد المصری (۱۷۴-۲۷۰ھ) ص ۱۷

۲۰۔ الاسوانی، قحزم[۴] بن عبداللہ بن قحزم، ابوحنیفہ (م ۲۷۱ھ) ص ۱۷

---

[۱] تجیب (بالضم ثم الکسر و یاء ساکنۃ و باء موحدہ) کی طرف نسبت ہے جو کندہ کے ایک قبیلہ کا نام ہے (معجم البلدان ۲/۱۲) خود اسنوی نے "ت" کو مضموم اور مفتوح دونوں ضبط کیا ہے۔ طبقات الشافعیۃ (نسخہ بانکی پور پٹنہ) ص۱۳

[۲] ویعرف ایضاً بالأعرج۔ معجم البلدان ۲/۲۰۰

[۳] زعفرانیۃ کی طرف منسوب ہے۔ زعفرانیہ کلواذی کے نیچے بغداد کے قریب ایک گاؤں ہے۔ معجم ۳/۱۴۱

[۴] قال الأسنوی: "قحزم بالقاف مفتوحۃ وحاء مھملۃ ساکنۃ وزاء معجمۃ" دیکھیے طبقات ص ۱۷

۲۱۔ الکتانی، عبدالعزیز بن یحیی بن عبدالعزیز، المکی الشافعی[۱]۔ ص ۱۷

۲۲۔ الحسین المعروف بالقلاس[۲]۔ ص ۱۷

۲۳۔ الغسّال، عبدالغنی بن عبدالعزیز[۳]۔ ص ۱۸

۲۴۔ عبدالقاہر بن عبدالعزیز [اخو عبدالغنی الغسّال] ص ۱۸

۲۵۔ البغدادی، احمد بن یحیی بن عبدالعزیز، ابوعبدالرحمن المتکلم[۴] ص ۱۸

۲۶۔ اخت المزنی، صاحب الشافعی[۵]۔ ص ۱۸

باب الهمزة

وفیه فصلان

الفصل الاول فی الاسماء الواقعة فی الرافعی والروضة

۲۷۔ الأنماطی[۶]، عثمان بن سعید، ابوالقاسم (م ۲۸۸ھ) ص ۱۸ - ۱۹

۲۸۔ الاصطخری[۷]، الحسن بن احمد ابوسعید (۲۴۴ - ۳۲۸ھ) ص ۱۹

---

[۱] قال الأسنوی: "کذا ذکرہ الخطیب فی تاریخه والشیخ فی طبقاته وغیرہا ولم یؤرخوا وفاته"۔ دیکھیے طبقات الشافعیة ص ۱۷

[۲] القلّاس: "بقاف مفتوحة ولام مشدّدة وسین" دیکھیے طبقات الشافعیة ص ۱۷

[۳] قال الأسنوی: "لا اعلم وفاته ولا وفاة أخیه" دیکھیے طبقات الشافعیه ص ۱۸

[۴] قال الأسنوی: "وذکرہ الشیخ فی طبقاته والخطیب فی تاریخه نحوہ ولم یؤرخوا وفاته" دیکھیے طبقات الشافعیة ص ۱۸

[۵] قال الأسنوی: "لا اعلم بتاریخ وفاتها"۔ دیکھیے طبقات ص ۱۸

[۶] قال الأسنوی: "والانماطی منسوب إلی الأنماط وهی البسط التی تفرش" دیکھیے طبقات ص ۱۸-۱۹

[۷] قال الأسنوی: "اصطخر بکسر الهمزة وفتح الطاء وجوّز بعضهم فتح الهمزة" طبقات ص ۱۹

۲۹۔ الاسترابازی، ابوجعفر[1]۔ ص ۱۹

۳۰۔ الازہری، محمد بن احمد بن الازہر، ابومنصور (م ۳۷۰ھ) ص ۲۰

۳۱۔ الاسماعیلی، احمد بن ابراہیم بن اسماعیل، ابوبکر (م ۳۷۱ھ) ص ۲۰

۳۲۔ [الاسماعیلی] اسماعیل بن احمد بن ابراہیم بن اسماعیل، ابوسعید (م ۳۹۶ھ) ص ۲۰
[ابن الاسماعیلی، احمد]

۳۳۔ [الاسماعیلی[2]] ابونصر بن احمد بن ابراہیم بن اسماعیل۔ ص ۲۱
[ابن الاسماعیلی، احمد]

۳۴۔ ابوالسری [بن ابی سعید اسماعیل بن احمد بن ابراہیم بن اسماعیل الاسماعیلی]
(م ۴۳۰) [حفید الاسماعیلی، احمد] ص ۲۱

۳۵۔ ابوالمعمر [بن ابی سعید اسماعیل بن احمد بن ابراہیم بن اسماعیل الاسماعیلی]
(م ۴۳۱ھ) حفید الاسماعیلی، احمد] ص ۲۲

۳۶۔ الاودنی[3]، محمد بن عبداللہ بن محمد، ابوبکر (م ۳۸۵ھ) ص ۲۲

۳۷۔ الاصطخری، ابومحمد، القاضی (۲۹۱-۳۹۱ھ) ص ۲۳

۳۸۔ الابیوردی، ابومنصور[4]۔ ص ۲۳

---

[1] قال الاسنوی: "لم اقف لہ علی تاریخ وفاتہ" طبقات ص ۲۰۔ استراباد (بھمزۃ مکسورۃ ثم سین مہملۃ ساکنۃ بعدھا تاء مکسورۃ وبالذال المعجمۃ) جرجان کے قریب ایک شہر ہے۔ دیکھیے الاسنوی: طبقات الشافعیہ ص ۲۰

[2] قال الاسنوی: "لا اعلم وفاتہ" طبقات ص ۲۱

[3] اودنہ کی طرف منسوب ہے۔ اودنہ بخارا کے ایک گاؤں کا نام ہے۔ دیکھیے معجم البلدان ۱/۲۷۷

[4] قال الاسنوی: "لم اعلم تاریخ وفاتہ" طبقات ص ۲۳

۳۹۔ الاسفراینی، احمد بن محمد بن احمد، ابو حامد (۳۴۴-۴۰۶ھ) ص ۲۳

۴۰۔ الاسفراینی، ابراہیم بن محمد، ابو اسحاق (م ۴۱۸ھ) ص ۲۴

۴۱۔ الابیوردی، یوسف بن محمد ابو یعقوب۔ ص ۲۴

۴۲۔ الابیوردی، احمد بن علی ابو سہل۔ ص ۲۵

۴۳۔ الایلاقی[1]، طاہر بن عبداللہ ابو الربیع التوکی (م ۴۶۵ھ) ص ۲۵

۴۴۔ الاستراباذی، سعد بن عبدالرحمٰن، ابو محمد (م ۴۹۰ھ) ص ۲۶

۴۵۔ الانصاری، سلیمان بن ناصر بن عمران ابو القاسم النیسابوری (م ۵۱۲ھ) ص ۲۶

۴۶۔ [الانصاری] ناصر بن سلیمان بن ناصر بن عمران النیسابوری (۴۸۹-۵۵۲) ص ۲۶
[ولد الانصاری سلیمان بن ناصر]

۴۷۔ الارغیانی[2]، احمد بن سہل بن احمد بن علی بن الحسن، ابو بکر الارغیانی۔ ص ۲۷

۴۸۔ [الارغیانی] سہل بن احمد المعروف بالحاکم [والد احمد بن سہل] (۴۲۶-۴۹۹ھ) ص ۲۷

۴۹۔ الارغیانی، محمد بن عبداللہ بن احمد ابو نصر صاحب الفتاوی المعروفۃ۔
(۴۵۴-۵۲۸ھ) ص ۲۷

الفصل الثانی فی الاسماء الزائدۃ علی الکتاب

۵۰۔ الاستراباذی، عبدالملک بن محمد بن عدی، ابو نعیم الجرجانی (۲۴۲-۳۲۳) ص ۲۸

---

[1] ایلاق (بکسر الہمزۃ) شاش میں ایک شہر کا نام ہے جو دس میل کی دوری پر ہے۔ وہاں پر سونے اور چاندی کی معادن پائی جاتی ہیں۔ اور اس کے پہاڑ فرغانہ کی سرحدوں سے جا کر ملتے ہیں۔
دیکھیے معجم البلدان ۱/ ۲۹۱

[2] ارغیان (بفتح الہمزۃ والسکون ... العین المعجمۃ و یاء و الف و نون) کی طرف منسوب ہے جو نیسابور کے اطراف میں ایک قصبہ ہے۔ معجم البلدان ۱/ ۱۵۳

۵۱۔ یوسف، ابن عبد الاعلیٰ ص ۲۹

۵۲۔ ابن الاخشید، ابوبکر بن علی بن بیجور (م ۳۶۶ھ) ص ۲۹

۵۳۔ الاشعری، علی بن اسماعیل بن اسحاق، ابوالحسن (۲۶۰-۳۲۰) ص ۲۹

۵۴۔ الاسوانی، محمد بن احمد بن الربیع، ابو رجاء (م ۳۳۵ھ) ص ۲۹

۵۵۔ ابن الاخرم، محمد بن یعقوب بن یوسف، ابو عبد اللہ، الشیبانی النیسابوری۔ (م ۳۴۴ھ) ص ۳۰

۵۶۔ الانماری[1]، احمد بن الخضر بن احمد، ابوالحسن (م ۳۴۷ھ) ص ۳۰

۵۷۔ الاسفرائینی، عمر بن مسعود، ابو حفص (م ۳۴۵ھ) ص ۳۰

۵۸۔ الاصم، محمد بن یعقوب، ابوالعباس، النیسابوری الوراق (۲۴۷-۳۴۶ھ) ص ۳۰

۵۹۔ الاصبهانی، عبد اللہ بن محمد بن الحسین بن الخصیب بن الصقر، ابوبکر (م ۳۴۸ھ) ص ۳۱

۶۰۔ الاسدی، عمر بن اکثم، ابو بشر (۲۸۴-۳۵۷ھ) ص ۳۱

۶۱۔ الاسکندرانی، محمد بن عبد العزیز بن خشنون، ابوالطاہر (م ۳۵۹ھ) ص ۳۱

۶۲۔ الآجری[2]، محمد بن الحسین، ابوبکر (م ۳۶۰ھ) ص ۳۲

۶۳۔ الاستراباذی، عمرو بن احمد بن محمد، ابو احمد (م ۳۶۲ھ) ص ۳۲

۶۴۔ الابری[3]، محمد بن الحسین بن ابراہیم (م ۳۶۳ھ) ص ۳۲

---

[1] قال الاسنوی: "الانماری بهمزة مفتوحة ثم نون ساکنة بعدها میم نسبةٌ الی بلد یقال لها انمار من نیسابور" طبقات، ص ۳۰

[2] درب آجر (بضم الجیم وتشدید الراء) کی طرف نسبت ہے۔ درب آجر بغداد میں ایک محلہ تھا جو اب ویران ہو چکا ہے۔ معجم ۱/۵۱

[3] آبر کی طرف منسوب ہے۔ آبر (بفتح الهمزة وسکون الالف وضم الباء الموحدة وراء) سجستان میں ایک گاؤں کا نام ہے۔ معجم ۱/۴۹

۶۵۔ الامام، احمد بن محمد بن احمد بن محمد القرشی، مفتی ہراۃ (ص ۳۲)

۶۶۔ الاسبانیکثی[1]، محمد بن سفیان، ابوبکر (م ۲۷۶ھ) ۳۲

۶۷۔ الانطاکی، علی بن محمد بن اسماعیل، ابوالحسن (۲۹۹۔ ۳۷۷ھ) ص ۳۳

۶۸۔ الاردبیلی، ابوالحسن (م ۳۸۱ھ) ص ۳۳

۶۹۔ العلوی، الحسنی، محمد بن الحسن بن داؤد، ابوالحسن (م ۳۹۳ھ) ص ۳۳

۷۰۔ ابوعلی محمد [بن الحسن بن داؤد العلوی] ص ۳۳ [اخو العلوی محمد]

۷۱۔ الابرسمی، القاسم بن محمد، ابوعبدالرحمن ص ۳۳

۷۲۔ الاعرج، عمر بن احمد بن ابراہیم بن عبدویہ العبدوی الہذلی النیسابوری (م ۴۱۷ھ) ص ۳۳

۷۳۔ الابیوردی، احمد بن محمد بن عبدالرحمن، ابوالعباس (م ۴۲۵ھ) ص ۳۴

۷۴۔ ابوابراہیم الفقیہ۔ ص ۳۴

۷۵۔ الاسترابادی، علی بن احمد بن محمد بن الحسن، ابوالحسن، المعروف بالحاکم (موجود ۴۳۲ھ) ص ۳۵

۷۶۔ الازدی، منصور بن ابی منصور بن محمد، ابومحمد الہروی (م ۴۴۰ھ) ص ۳۵

۷۷۔ الاصبہانی، عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن، ابومحمد، المعروف بابن اللبان وہو غیر المعروف بالفرائض (م ۴۴۶ھ) ص ۳۵

۷۸۔ الاسکاف، عبدالجبار بن علی بن محمد، ابوالقاسم، الاسفرایینی تلمیذ الاستاذ ابی اسحاق الاسفرایینی وشیخ امام الحرمین فی الکلام (م ۴۵۲ھ) ص ۳۶

۷۹۔ الفضل بن احمد بن محمد بن یوسف الزہری ویعرف ایضاً بالبصری (۴۷۰ھ۔ ۵۰۰ھ) ص ۳۶

---

[1] اسبانیکث (بالضم ثم السکون و باء موحدۃ والف ونون مفتوحۃ او مکسورۃ و یاء ساکنۃ وفتح الکاف وثاء مثلثۃ) اسبیجاب کے شہروں میں سے ایک شہر ہے۔ (معجم البلدان ا/۱۷۱)

۸۰۔ الاصفہانی، محمد بن احمد بن علی بن شکرویہ، ابومنصور (م ۴۸۲ھ) ص ۳۷

۸۱۔ الازجاہی[1]، عبدالکریم بن یونس بن محمد (م ۴۸۶ھ) ص ۳۷

۸۲۔ الازدی، محمود بن القاسم بن القاضی ابی منصور، ابوعمرو، الہروی۔

(۴۰۰ ـ ۴۸۷ھ) ص ۳۷

۸۳۔ الابہری[2]، ابوحفص۔ ص ۳۷

۸۴۔ الاسفراینی، یعقوب بن سلیمان بن داؤد (م ۴۸۸ھ) ص ۳۷

۸۵۔ الارجانی[3]، المظفر بن الحسین بن ابراہیم، ابومنصور الفارسی (م بعد ۴۹۰ھ) ص ۳۸

۸۶۔ الآملی، علی بن محمد بن علی، ابوالحسن الطبری۔ ص ۳۸

۸۷۔ الاُشنہی[4]، عبدالعزیز بن علی بن عبدالعزیز، ابوالفضل۔ ص ۳۸

---

[1] ازجاہ (بالفتح ثم السکون وجیم والف وہا) کی طرف منسوب ہے۔ خابران کے ایک گاؤں کا نام ہے۔ معجم البلدان ۱/۱۶۸

[2] اَبْہَر (بالفتح الہمزہ والھاء) کی طرف منسوب ہے جو اصفہان کے نواحی میں ایک قصبہ ہے۔ دیکھیے معجم البلدان ۱/۸۲

[3] اَرَّجان (بالفتح اول وتشدید الراء وجیم والف ونون) کی طرف نسبت ہے۔ عام طور پر اس کو ارغان بھی کہتے ہیں۔ متنبی نے سکونِ راء کے ساتھ اس کو نظم کیا ہے:۔

ارجان ایتہا الجیاد فانّہ عزمی الذی یذع الوشیج مکسّرا

طبری نے لکھا ہے کہ ارجان ایک بہت وسیع شہر ہے۔ اس کے اور شیراز کے مابین ساٹھ میل کا فاصلہ ہے یہاں فواکہ اور روغن زیتون بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس شہر کو سب سے پہلے نوشیروان عادل کے والد قباذ بن فیروز نے آباد کیا تھا۔ دیکھیے معجم البلدان ۱/۱۴۳

[4] اشنہ (بالضم ثم السکون ونون مضمومۃ) کی طرف نسبت ہے۔ آذربیجان سے اربل جاتے ہوئے ایک شہر واقع ہے۔ اس کے اور اربل کے مابین پانچ یوم کی مسافت ہے (معجم البلدان ۱/۲۰۱)

۸۸۔ الأرموی[1]، نعیم بن مسافر بن جعفر ابو الطیب۔ ص ۳۹

۸۹۔ الأشتنجی، احمد بن موسیٰ بن جوستن، ابو العباس (م ۵۱۵ھ) ص ۳۹

۹۰۔ الاصفہانی، عبد الواحد بن احمد بن عمر بن الولید، الدارانی (م ۵۱۵ھ) ص ۳۹

۹۱۔ الاغماتی[2]، موسیٰ بن ابراہیم بن عبداللہ ابو ہارون۔ القحطانی، المغربی۔ (ص ۳۹)

۹۲۔ الابیوردی، ہاشم بن علی بن اسحاق، ابو القاسم (م ۵۲۲ھ) ص ۴۰

۹۳۔ ابن الأکفانی، ھبۃ اللہ بن احمد بن محمد، ابو محمد، الدمشقی، الأنصاری (م ۵۲۴ھ) ص ۴۰

۹۴۔ الآذربیجانی الارموی، غانم بن حسین، ابو الغنائم، الموشلی (م ۵۲۵ھ) ص ۴۰

۹۵۔ الاصفہانی، الحسن بن سلمان بن عبداللہ، ابو علی، النہروانی (م ۵۲۵ھ) ص ۴۰

۹۶۔ الأرغیانی، الأحدب، عمر بن عبداللہ بن احمد، ابو العباس (م ۵۲۴ھ) ص ۴۱

۹۷۔ الاصفہانی، محمود بن احمد بن عبد المنعم بن احمد، ابو منصور (م ۵۳۶ھ) ص ۴۱

۹۸۔ الآذربیجانی، الارموی، محمد بن الحسین بن عمر، ابو بکر۔ ص ۴۱

۹۹۔ الارموی: محمد بن الحسین (م ۵۳۷ھ) ص ۴۱

۱۰۰۔ ابو الفتوح، محمد بن الفضل بن محمد بن المعتمر (م ۵۳۸ھ) ص ۴۱

۱۰۱۔ ابن الآبنوسی، احمد بن عبداللہ بن علی، ابو الحسن (۴۶۶ - ۵۴۲ھ) ص ۴۲

---

[1] ارمیۃ (بالضم ثم السکون و یاء مفتوحۃ ثم ہاء) آذربیجان میں ایک بڑے اور مشہور شہر کا نام ہے اس کے اور تبریز کے مابین تین یوم کی مسافت ہے اور اربل کے مابین سات یوم کی۔ (معجم البلدان ۱/ ۱۵۹

[2] اغمات۔ مغرب میں مراکش کے قریب ایک شہر کا نام ہے (معجم ۱/ ۲۲۵

وقال الاسنوی فی طبقاتہ " اغمات بالعین المعجمۃ وفی آخرہا تاء مثناۃ آخرہ مدینۃ بالمغرب بینہا وبین البحر المحیط مسیرۃ ثلاثۃ ایام " طبقات الشافعیۃ ص ۳۹۔

۱۰۲- الأرَّجانی، احمد بن محمد بن الحسن، ناصح الدین۔ (م ۵۴۴ھ) ص ۴۲

۱۰۳- الأرموی، محمد بن عمر بن یوسف، ابوالفضل القاضی (۴۵۹ – ۵۴۷ھ) ص ۴۳

۱۰۴- الأزہری شہاب بن عبداللہ بن عبدالحسن، ابوروح، العبشمی۔ ص ۴۳

۱۰۵- الأسکافی[۱]، عبدالرحمن بن عبدالصمد بن احمد بن علی، ابوالقاسم، النیسابوری۔

(م ۵۴۹ھ) ص ۴۳

۱۰۶- ابوعبداللہ محمد بن الحسین البنجدیہی (۴۷۲ – ۵۵۹ھ) ص ۴۳

۱۰۷- الأسوانی، احمد بن الحسین بن ابی الحسین علی بن ابی اسحاق ابراہیم القاضی الرشید

المعروف بابن الزبیر۔ (م ۵۶۰ھ) ص ۴۴

۱۰۸- الإربلی[۲]، الخضر بن نصر بن عقیل، ابوالعباس۔ (۴۷۸ – ۵۶۷ھ) ص ۴۴ – ۴۵

۱۰۹- الإربلی، داؤد بن محمد بن الحسن بن خالد، ابوسلیمان، الخالدی، الحصکفی (۴۹۲ – ۵۶۳ھ) ص ۴۵

۱۱۰- ابن الانباری، عبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ، ابوالبرکات (۵۱۳ – ۵۷۷ھ) ص ۴۵

۱۱۱- الإربلی، محمد بن عبدالعزیز، ابوعبداللہ (م حدود ۵۸۰ھ) ص ۴۵

۱۱۲- الأیلی[۳]، احمد بن عبداللہ بن زکریا بن عبدالکریم ص ۴۶

۱۱۳- الأخضری[۴]، سالم بن مہدی بن قحطان بن حمیر بن حوشب الفقیہ الیمنی (م ۵۸۳ھ) ص ۴۶

---

[۱] قال الأسنوی فی طبقاتہ "الأسکاف بھمزۃ مفتوحۃ وکاف مشددۃ" طبقات الشافعیۃ ص ۴۴

[۲] اربل (بالکسر ثم السکون وباء موحدۃ مکسورۃ ولام) بروزن اثمد۔ ایک بہت بڑا شہر ہے۔ موصل اور اسکے ورود کا راستہ ہے۔ معجم البلدان ۱/ ۱۳۷

[۳] أیلۃ (بالفتح) کی طرف منسوب ہے۔ جو بحر قلزم کے ساحل پر واقع ہے۔ معجم ۱/ ۲۹۲

[۴] اخضر کی طرف منسوب ہے۔ مقام تبوک کے قریب ایک جگہ ہے۔ تبوک جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں قیام فرمایا تھا اور وہاں ایک مسجد بھی ہے۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز بھی پڑھی تھی۔
(معجم البلدان ۱/ ۱۲۳) ۲۲

۱۱۴- الآخیدی، عبدالمحمود بن احمد بن علی ابو محمد (م ۶۰۸ھ) ص ۴۶

۱۱۵- الأزجی[1]، مبادر بن احمد بن عبدالرحمن (م ۵۸۹ھ) ص ۴۶-۴۷

۱۱۶- الإربلی، ایاس بن جامع بن علی ابو الفضل (م ۶۰۱ھ) ص ۴۷

۱۱۷- ابن الإمام، نصر اللہ بن ابی الحجاج یوسف بن مکی، ابوالفتح الدمشقی (م ۶۰۱ھ) ص ۴۷

۱۱۸- الأعمی التقی (م ۶۰۲ھ) ص ۴۷

۱۱۹- ابو عمرو، عثمان بن عیسی بن درباس، ضیاء الدین، الکردی الهدبانی الموصلی (م ۶۰۲ھ) ص ۴۷

۱۲۰- کمال الدین، ابواسحاق، ابراہیم [بن عثمان بن عیسی] (م ۶۲۲ھ) [ولد عثمان الموصلی]

۱۲۱- ابن الاثیر المبارک بن محمد بن محمد بن عبدالکریم، ابوسعادات، مجدالدین الشیبانی، الجزری، الموصلی (۵۴۴-۶۰۶ھ) ص ۴۸

۱۲۲- ابن الاثیر، علی بن محمد بن محمد عزالدین (۵۵۵-۶۳۰) [اخو مجدالدین] ص ۴۸

۱۲۳- ابن الاثیر، نصر اللہ بن محمد بن محمد، ضیاء الدین (۵۵۸-۶۳۷) [اخو مجدالدین] ص ۴۹

۱۲۴- الإربلی، نصر بن عقیل بن نصر ابوالقاسم (۵۳۴-۶۱۹ھ) ص ۴۹

۱۲۵- الأنماطی، اسماعیل بن عبداللہ بن عبدالمحسن، ابوطاہر، تقی الدین، المصری (۵۷۰-۶۱۹ھ) ص ۵۰

۱۲۶- سالار دبیلی، محمود بن احمد بن محمد، ابوالفضل (م ۶۲۵ھ) ص ۵۰

۱۲۷- الآمدی[2]، علی بن ابی علی، ابوالحسن، سیف الدین التغلبی (۵۵۱-۶۳۱ھ) ص ۵۱

---

[1] أزج (بالتحریک والجیم) بغداد کے مشرقی حصے میں ایک بڑے محلے کا نام ہے۔ (معجم ۱/۱۶۸)

[2] آمد (بکسر المیم) کی طرف منسوب ہے۔ جو دیار بکر کے بڑے شہروں میں سے ایک شہر ہے۔ دیکھیے (معجم البلدان ۵۶/۱) وقال الاسنوی: "آمد مدینة کبیرة فی دیار بکر مجاورة لبلاد الروم"

۱۲۸- الآتّانی[1] عبدالخالق بن ابی المعالی بن محمد۔ (۶۳۳ھ) ص ۵۱

۱۲۹- صاحب الاکمال[2] محمد بن عبدالرحمن الحضرمی المعروف ایضا بالتریمی[3] (ص ۵۱)

۱۳۰- ابو ابراہیم، اسحاق بن احمد بن عثمان، کمال الدین المغربی ثم المقدسی (م۶۵۰ھ) ص ۵۲

۱۳۱- خطیب بیت الآبار، داؤد بن عمر بن یوسف، ابوالمعالی، عماد الدین، الزبیدی المقدسی، الدمشقی (م۶۵۶ھ) ص ۵۲

۱۳۲- الاربلی، الحسین بن ابراہیم، ابوعبداللہ، شرف الدین، الھذبانی۔ (۵۶۸ - ۶۵۶ھ) ص ۵۲

۱۳۳- ابن الاستاذ، الاسدی، احمد بن عبد اللہ بن عبدالرحمن، کمال الدین، الحلبی (م ۶۶۲ھ) ص ۵۳

۱۳۴- الاسکندرانی، عبداللہ بن ابی طالب بن مہتی، ابوبکر، تاج الدین (م ۶۶۳ھ) ص ۵۴

۱۳۵- ابن بنت الأعز[4] عبدالوہاب بن خلف بن بدر، ابومحمد، العلّامی (۶۰۴-۶۶۵) ص ۵۴

۱۳۶- ابن بنت الأعز، عمر بن عبدالوہاب، صدرالدین (م ۶۸۰ھ) ص ۵۴ (ولد عبدالوہاب)

۱۳۷- ابن بنت الأعز، عبدالرحمن بن عبدالوہاب، تقی الدین ابوالقاسم (م ۶۹۵ھ) ص ۵۵ (ولد عبدالوہاب)

۱۳۸- الاربلی، طہ بن ابراہیم بن ابی بکر، ابومحمد، کمال الدین (م ۶۷۷ھ) ص ۵۶

---

[1] أتّان (بالفتح والتشدید الراء) کی طرف منسوب ہے جو دیار مضر کے مشہور شہروں میں سے ایک شہر ہے (معجم البلدان ۱/۳۶)

[2] کتاب کا پورا نام "الاکمال لما وقع فی التنبیہ من الاشکال" ہے

[3] قال الاسنوی: التریمی نسبة الی تریم بتاء مثناة مفتوحة ثم راء مهملة مکسورة علی وزن تمیم وهی بلد من حضرموت، طبقات الشافعیة ص ۵۱

[4] قال الاسنوی: "والأعز کان وزیر الکامل" والعلامی بتخفیف اللام نسبة الی قبیلة من لخم، طبقات ص ۵۴

۱۳۹۔ الإربلی، عبداللہ بن الحسین، ابومحمد، مجدالدین، الکردی (م ۶۷۷ھ) ص ۵۶

۱۴۰۔ الأرموی، محمود بن ابی بکر بن احمد، سراج الدین (۵۹۴-۶۸۲ھ) ص ۵۷

۱۴۱۔ الأصفہانی، محمد بن محمود بن محمد، ابوعبداللہ شمس الدین (۶۱۶-۶۸۸ھ) ص ۵۷

۱۴۲۔ الأبہری، عبدالواسع بن عبدالکافی بن عبدالواسع، ابومحمد شمس الدین (۵۹۹-۶۹۰ھ) ص ۵۷

۱۴۳۔ الأیکی[1] محمد بن ابی بکر بن محمد شمس الدین، الفارسی (م ۶۹۷ھ) ص ۵۸

۱۴۴۔ الاسنائی[2]، علی بن ھبۃ اللہ بن احمد، نورالدین، المعروف بابن اشہاب (م ۷۰۰ھ ص ۵۸)

۱۴۵۔ الأفضلی، عبدالرحمن بن محمد بن ابی حامد، تاج الدین التبریزی (۶۶۱-۷۱۹ھ) ص ۵۸

۱۴۶۔ الاسنائی، ابراہیم بن ھبۃ اللہ بن علی بن الصنیعۃ، نورالدین، الحمیری (م ۷۲۱ھ) ص ۵۹

۱۴۷۔ الاسنائی، اسماعیل بن ھبۃ اللہ (م ۷۰۰ھ) ص ۵۹ (اخو نورالدین)

۱۴۸۔ الاسنائی، المفضل بن ھبۃ اللہ (ص ۵۹) اخو نورالدین

۱۴۹۔ الأرمنتی[3] یونس بن عبدالمجید بن علی، سراج الدین (۶۴۴-۷۲۵ھ) ص ۶۰

۱۵۰۔ ابن خطیب الأشمونین، عبدالعزیز بن احمد بن عثمان، عزالدین الکردی (م ۷۲۷ھ) ص ۶۱

---

[1] أیک (بالفتح) ایک جگہ کا نام ہے جیسا کہ انس بن مدرک الخثعمی کے اس شعر سے معلوم ہوتا ہے:

فلاث مخاضی بین أیك وحیلن — لها نعر مخوضہ متخمخم

(دیکھیے معجم البلدان ۱/۲۹۱)

[2] اِسنا (بالکسر ثم السکون) کی طرف منسوب ہے مصر میں ایک شہر کا نام ہے۔ اس کے عقب میں اسوان اور ادفو ہے۔ نیل کے غربی کنارے پر واقع ہے۔ بہت آباد شہر ہے۔ باغات وغیرہ بکثرت پائے جاتے ہیں (معجم البلدان ۱/۱۸۹)

[3] اُرمنت کی طرف منسوب ہے۔ مصر کے ایک پرگنے کا نام ہے۔ اس کے اور قوص کے مابین دو دن کا راستہ ہے۔ دیکھیے معجم البلدان ۱/۱۵۸